رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۞ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر ۔ غلام نبی

قیمت ۲ دو پیسے

نمبر ۱۴۶	مطابق ۲۳ اپریل ۱۹۳۵ء	یوم سہ شنبہ	مورخہ ۱۹ محرم ۱۳۵۴ھ	جلد ۲۲

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۳۵ء کی مختصر روئداد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے نہایت اہم امور کے متعلق فیصلے اور ہدایات

قادیان ۲۱ ۔اپریل ۔کل مجلس مشاورت کا اجلاس ساڑھے گیارہ بجے شروع ہوا ۔تلاوت صاحبزادہ محمد طاہر صاحب خلف حضرت سید عبداللطیف صاحب شہید کابل نے کی ۔پھر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے تمام حاضرین سمیت دعا کی ۔اس کے بعد کارروائی شروع فرمانے سے قبل جناب پیر اکبر علی صاحب بی ۔اے ایل ۔ایل ۔بی ایڈووکیٹ ایم ۔ایل ۔سی کو چیئرمین مقرر فرمایا ۔

اس کے بعد حضور نے نمائندگان مجلس شوریٰ کو تقریریں کرنے اور رائے دینے کے متعلق چند ہدایات ارشاد فرمائیں ۔پھر اختصار کے ساتھ تحریک جدید کے مختلف پہلو بیان فرمائے :۔

بچوں کی خاص تعلیم و تربیت

اس تحریک کے ماتحت ۔بچوں کو قادیان میں تعلیم کے لئے بھیجنے کے متعلق فرمایا ۔ان لڑکوں کے لئے کوئی علیحدہ سکول نہیں کھولا جائیگا بلکہ ان کو مدرسہ احمدیہ میں یا تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ہی داخل کیا جائے گا ۔اور فی الحال ہائی سکول میں داخلہ کا انتظام کیا جائے گا ۔ہاں ان کے لئے بورڈنگ الگ ہوگا ۔پس ایسے لڑکوں کا صرف سکول میں داخل کر دینا کافی نہیں ۔بلکہ یہ ضروری ہوگا ۔کہ ان کے متعلق دفتر تحریک جدید میں اطلاع دی جائے ۔کہ انہیں اس تحریک کے ماتحت ہمارے سپرد کیا جاتا ہے ۔پھر ایسے بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق کلی اختیارات منتظمین کو دے دئے جائیں اور ان کے کام میں لڑکوں کے والدین یا سرپرستوں کو کسی قسم کا دخل دینے کا حق نہ ہوگا :۔

تجویز یہ ہے کہ ایسے سب لڑکوں کو ایک ہی قسم کا کھانا دیا جائے ۔سوائے اس کے کہ کوئی لڑکا ایسے علاقہ کا ہو ۔جہاں روٹی کی بجائے چاول کھائے جاتے ہوں اسے روٹی سالن کی بجائے چاول سالن دے دیا جائے گا ۔باقی سب کے لئے ایک ہی قسم کا کھانا ہوگا ۔اور ایک ہی رنگ میں ان کو رکھا جائے گا ۔کوئی ایسا نمایاں امتیاز نہ ہوگا ۔جس سے غریب لڑکے یہ محسوس کریں ۔کہ فلاں لڑکے بڑی حیثیت کے ہیں ۔اور وہ چھوٹی حیثیت کے ۔سب کا لباس بھی قریب قریب ایک ہی جیسا ہوگا ۔پس جو دوست اس تحریک کے ماتحت اپنے بچوں کو سکول میں داخل کرانا چاہیں ۔وہ دفتر تحریک جدید میں تحریر دے جائیں ۔کہ وہ اپنے بچے کی تعلیم و تربیت اور رہائش و خوراک وغیرہ معاملات میں کسی قسم کا دخل نہ دیں گے اس قسم کی تحریر کے بغیر صرف مدرسہ میں داخل کرا دینا کافی نہ ہوگا ۔اسی طرح انہیں سکول اور اس بورڈنگ کے متعلق جو ایسے لڑکوں کے لئے بنایا جائے گا ۔کام کرنے والوں کو کوئی شکایت لکھنے کا حق نہ ہوگا ۔بلکہ وہ جو بات لکھنا چاہیں ۔انچارج تحریک جدید کو لکھیں ۔وہ اگر مناسب سمجھیگا ۔تو سکول اور بورڈنگ کے کام میں دخل دے گا :۔

اخبارات سلسلہ کا ذکر

اس کے بعد حضور نے سلسلہ کے اخبارات کی طرف نمائندگان کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ۔لاہور سے ایک ہفتہ وار اخبار سن رائز جاری کیا گیا ہے ۔اس کا دوسرا نمبر اس وقت میرے سامنے ہے ۔جس رنگ میں اس اخبار کا اٹھان ہوا ہے ۔اس سے میں سمجھتا ہوں انشاء اللہ تعالےٰ بہت مفید کام کر سکے گا ۔اس کی غرض انگریزی دان طبقہ میں اور ہندوستان و بیرون ہند کے ان علاقوں میں جہاں اردو نہیں سمجھی جاتی ۔سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ کرنا ہے ۔ہندوستان میں مدراس ۔بنگال ۔برما ۔بمبئی سندھ ۔سی پی ایسے علاقے ہیں جہاں مسلمان اور دوسرے اور خصوصاً غیر مسلم بہت کم ہیں ۔اور مسلمانوں کی بھی بنگال ۔بمبئی ۔سندھ ۔برما ۔سی پی میں کافی تعداد ہے ۔جو اردو نہیں پڑھ سکتے ۔پھر ممالک غیر میں ہمارے نومسلم ہیں ۔ان کے لئے ضروری ہے ۔کہ انگریزی اخبار ہو ۔ریویو انگریزی ماہوار رسالہ ہے ۔اس میں علمی مضامین تو شائع ہو سکتے ہیں ۔مگر جوش اور ولولہ پیدا کرنے کے لئے اس قسم کے مضامین جیسا کہ "الفضل" میں شائع کئے جاتے ہیں ۔نہیں چھپ سکتے اور اس قسم کا کام ماہوار رسالہ کے ذریعہ نہیں ہو سکتا ۔اس کے لئے اخبار کی ضرورت ہے ۔اس بارے میں اس وقت تک ہماری جماعت سے بہت کوتاہی ہوئی ہے ۔کچھ

عرصہ ہوا بلجیئم سے ایک خط آیا تھا۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ آپ کی جماعت کو بیرونی ممالک میں لوگ کم جانتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ ہمارا لٹریچر جسقدر شائع ہونا تھا نہیں شائع ہوا:

پس انگریزی ہفتہ وار اخبار سن رائز جاری کیا گیا ہے۔ جس کی بہت سی اغراض ہیں۔ مثلاً یہی کہ سیاستدانوں اور حکام میں ہماری جماعت کے متعلق جو غلط فہمیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور وہ "الفضل" نہیں پڑھ سکتے۔ ان کی غلط فہمیاں دُور کی جائیں۔ (۲) وہ مسلمان جو ایسے صوبوں میں رہتے ہیں۔ جہاں اردو زبان نہیں سمجھی جاتی۔ انہیں اسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تعلیم سے واقف کیا جائے۔ (۳) نیز غیر مسلموں تک جو اردو نہیں جانتے۔ اسلام اور سلسلہ کی تعلیم انگریزی میں پہنچائی جائے۔ (۴) وہ لوگ جو اردو اخبار پڑھنا اپنی ہتک سمجھتے ہیں۔ ان تک سلسلہ کی تعلیم انگریزی اخبار کے ذریعہ پہنچائی جائے۔ (۵) ہندوستان سے باہر جہاں ہمارے آدمی تبلیغ کے لئے نہیں جا سکتے۔ وہاں آواز پہنچانے کا ذریعہ اخبار ہی ہو سکتا ہے۔ اس اخبار میں اس قسم کے مضامین لکھے جائیں گے۔ کہ ہماری سیاست بھی لوگوں کے سامنے آ جائے گی۔ اور اسلام کے متعلق صحیح تعلیم بھی پیش کی جائے گی۔ اور وہ نوجوان جو اسلام کی تعلیم سے ناواقف ہونے کی وجہ سے اسلام سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ ان میں اسلام سے محبت پیدا کی جائے گی۔ تاکہ اسلام کے لئے قربانی کرنے کی روح ان میں پیدا ہو۔ اس اخبار کا لوگوں تک پہنچانا جماعت کا کام ہے۔ آج ہی سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کا تار آیا ہے۔ کہ وہ پچاس پرچے خریدیں گے گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر پانچ سو پرچے جاری کرانے کیلئے میں نے کہا تھا۔ حالانکہ یہ بہت ہی قلیل تعداد ہے اگر بیرونی ممالک میں فی ملک ۵۰۔۵۰ پرچے بھیجے جائیں۔ جو بہت ہی کم ہیں۔ تو بھی کئی ہزار پرچہ چھپوانے کی ضرورت ہے۔ پس میں امید کرتا ہوں۔ کہ دوست خصوصیت سے اخبار کی اشاعت بڑھانے میں حصہ لیں گے اور پانچ سو پرچہ کی قیمت تو فوراً جمع کرا دینگے۔ اخبار والوں نے غیر ممالک کے خریداروں کے لئے ساڑھے پانچ روپے سالانہ قیمت رکھی ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ یہ کم ہے۔ مگر انہوں نے یہی رکھی ہے۔ اور ہندوستان کے لئے چار روپے۔ جو دوست ہندوستان میں پرچے جاری کرائیں۔ وہ چار روپے فی پرچہ دیں۔ اور جو بیرونی ممالک میں جاری کرائیں۔ وہ فی پرچہ ساڑھے پانچ روپے دیں۔ جو دوست یہاں آئے ہیں۔ نہ صرف وہ خود خریداروں کی قیمت دیں۔ بلکہ اوروں کو بھی یہ تحریک کریں۔ اور ایک مہینہ کے اندر اندر پانچ سو پرچے پورے کر دیں:

دوسرا اخبار ایک اردو کا پرچہ ہے۔ جس کا ڈیکلریشن دے دیا گیا ہے۔ اس کا نام ظفر رکھا گیا ہے۔ وہ لاہور سے شائع ہوگا اور جماعت احمدیہ پر جو سیاسی رنگ میں حملے کئے جاتے ہیں۔ ان کا جواب دیگا۔ وہ بھی جلد شائع ہوگا۔ امید ہے دوست اس کی خریداری بڑھانے کی طرف بھی توجہ کرینگے۔

پھر اخبار الفضل ہے۔ جسے دوستوں کی تحریک سے روزانہ کر دیا گیا ہے۔ اس کے لئے ضرورت ہے۔ کہ ہر جگہ ایجنٹ مقرر کئے جائیں۔ میں نے بارہا دوستوں کو توجہ دلائی ہے۔ کہ جو لوگ بیکار ہوں وہ اس طرف توجہ کریں۔ ایک محنتی شخص اس طرح کافی آمدنی پیدا کر سکتا ہے۔ اس وقت تین اخبار تو جماعت کے ہوگئے۔ ایک روزانہ اخبار۔ اور دو ہفتہ وار۔ ماہوار رسالوں کی بکری اگرچہ کم ہوتی ہے۔ مگر ان کو بھی ساتھ رکھا جا سکتا ہے اسی طرح وہ دُوسرے اخبار جو ہمارے ساتھ کچھ نہ کچھ تعاون کرتے ہیں۔ ان پرچوں کی بھی ایجنسی لی جا سکتی ہے۔ مثلاً پنجاب میں لاہور سے شائع ہونے والے ایسے اخبارات منگائے جا سکتے ہیں۔ اور یو۔ پی میں لکھنؤ سے شائع ہونے والے اخبار یہ کام شہروں اور بڑے قصبوں میں چل سکتا ہے اور کم از کم دو سو شہر ایسے ہیں۔ جہاں اخباروں کی بکری ہو سکتی ہے۔ اگر ان میں کام کرنے والوں کو دس اور پانچ روپیہ ماہوار کی آمدنی ہو۔ تو بھی بے کار رہنے سے اچھا ہے۔ اور بڑے شہروں میں تو کافی آمدنی ہو سکتی ہے:

پھر اخبار الفضل جلد سے جلد پہونچانے کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔ جیسا کہ الفضل والوں نے اعلان کیا ہے۔ صبح کی گاڑی سے ایجنسیوں کو اخبار پہنچایا جائے گا۔ گویا آج کا پرچہ آج ہی پہونچ جایا کرے گا۔ اسی طرح الفضل والے یہ بھی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ قادیان کے ڈاکخانہ میں تاریں لینے کا وقت بڑھ جائے۔ تو یونائیڈ اور ایسوسی ایٹڈ پریس کی تاریں بھی منگائی جائیں۔ آنا کے بعد موٹر سائیکل یا موٹر کے ذریعہ صبح ہی پرچہ قریب قریب کے شہروں میں پہونچایا جا سکتا ہے مگر یہ طریق اس وقت تک اختیار نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک تاریں منگانے کا انتظام نہ ہو جائے ایسوسی ایٹڈ پریس کی تاریں چونکہ رات کو آتی ہیں اور یہاں ڈاکخانہ رات کو بند ہوتا ہے اس لئے کوشش کی جا رہی ہے کہ تاریں لینے کا انتظام ہو جائے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ دو تین ماہ تک انتظام ہو جائے گا۔ اور جب یہ صورت ہو گئی۔ تو صبح ہی الفضل دو دو سو میل تک کے شہروں میں پہونچا دیا جائے گا۔

اسی سلسلہ میں حضُور نے ان کاموں کا ذکر فرمایا جو تحریک جدید کے ماتحت ہو رہے ہیں۔ اور احباب کو تاکید فرمائی۔ کہ انہوں نے چندہ کے جو وعدے کئے ہیں۔ وہ جلد سے جلد پورے کریں:

دوسرے دن کی کارروائی

حضور کی تقریر کے بعد پرائیویٹ سکرٹری صاحب نے دوران سال میں بجٹ میں جو اضافے حضرت امیر المومنین نے منظور فرمائے وہ سنائے۔ اس کے بعد سب کمیٹی نظارت اعلےٰ کی رپورٹ جناب چودہری فتح محمد صاحب سیال نے بحیثیت سکرٹری سب کمیٹی پیش کی۔ جس میں نمائیندگان مجلس مشاورت کی تعداد مقرر کرنے کی تجویز تھی حضور نے کثرت رائے کے حق میں یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ پہلا طریق جاری رہے۔ اس کے بعد بہشتی مقبرہ کے متعلق سب کمیٹی کی رپورٹ جناب چودہری صاحب موصوف نے پیش کی۔ چونکہ پہلی تجویز کے متعلق دفتری کاغذات دیکھنے کی ضرورت محسوس کی گئی۔ اس لئے اسے دوسرے دن پر ملتوی کر دیا گیا۔ اور دوسری تجویز پیش کی گئی۔ اس پر گفتگو ابھی ختم نہ ہوئی تھی۔ کہ اجلاس پونے دو بجے نمازوں کے لئے برخاست کیا گیا۔ اور پھر پونے تین بجے شروع ہوا۔ پھر کارروائی شروع ہوئی۔ مقبرہ بہشتی کی دوسری تجویز پر پھر غور و خوص کیا گیا۔ اور حضرت امیر المومنین نے کثرت آراء کے حق میں فیصلہ دیا:

سب کمیٹی امور عامہ کی رپورٹ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب نے پیش کی۔ تجویز یہ تھی۔ کہ غیر احمدی لڑکیوں کا رشتہ لینے کے متعلق جو پابندی ۱۹۲۴ء تک تھی۔ اس میں تین سال کے لئے اور توسیع کی جائے اس کے موافق اور مخالف بہت سے احباب کے تقریریں کرنے کے بعد حضرت امیر المومنین نے آراء طلب فرمائیں۔ تو بہت بڑی کثرت نے تائید میں رائیں دیں۔ اور حضُور نے کثرت آراء کے حق میں فیصلہ فرمایا۔

اس کے بعد مولوی عبدالمغنی صاحب ناظر بیت المال نے سب کمیٹی بیت المال کی رپورٹ پیش کی۔ اور جناب پیر اکبر علی صاحب نے مجوزہ بجٹ کو منظور کرنے کے لئے حضرت امیر المومنین سے درخواست کرنے کی تحریک کی۔ اور تمام نمائندگان نے متفقہ طور پر درخواست کی۔ اس پر حضور نے بجٹ منظور فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ کہ آخری منظوری گذشتہ سال جو بجٹ پر غور کرنے کے لئے سب کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ اس کے ساتھ مشورہ کرنے کے بعد دُونگا اور ارشاد فرمایا۔ کہ دوست بجٹ کے متعلق کوئی بات پیش کرنا چاہیں۔ تو پرائیویٹ سکرٹری صاحب کو لکھ کر بھیجدیں۔ سب کمیٹی میں اس پر غور کر لیا جائیگا۔

اس کے بعد ناظر صاحب بیت المال نے سب کمیٹی تشخیص چندہ کی رپورٹ پر سب کمیٹی بیت المال کی تجاویز پیش کیں۔ ان پر گفتگو ختم نہ ہوئی تھی۔ کہ ۸ بجے شام اجلاس برخاست کیا گیا۔ اس کے بعد مغرب اور عشا کی نمازیں پڑھی گئیں۔ اور پھر احباب اس دعوت طعام میں شریک ہُوئے جو ہر سال حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی طرف سے نمائندگان جماعت احمدیہ اور دُوسرے مہمانوں کو دی جاتی ہے۔ یہ دعوت حضرت امیر المومنین کی کوٹھی دارالحمد میں دی گئی جس میں ۴۶۵ نمائندگان اور ۲۷۵ دوسرے اصحاب شامل ہُوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بذات خود شرکت فرمائی۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا۔ کھانا سالن روٹی اور زردہ تھا۔ انتظام بہت عمدہ تھا۔

تیسرے دن کی کارروائی

آج ۲۱ اپریل ۸½ بجے اجلاس شروع ہوا۔ جس میں سب کمیٹی تشخیص چندہ کی رپورٹ پر سب کمیٹی بیت المال کی تجاویز کے متعلق غور کیا گیا۔ اس اجلاس میں ایک نہایت ہی مسرت انگیز اور روح افزا واقعہ پیش آیا۔ کہ سب کمیٹی نے زمینداروں کی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے انکے لئے یہ رعایت رکھی تھی۔ کہ وہ پیداوار سے $\frac{1}{16}$ کی بجائے $\frac{1}{20}$ چندہ دیں مگر تمام زمیندار نمائندوں نے اس کی سخت مخالفت کی۔ اسے اپنے لئے ہتک کا موجب قرار دیا۔ اور اس بات پر افسوس کا اظہار کیا۔ کہ ایسی تجویز پیش ہی کیوں کی گئی ہے۔ جو انکی قربانی کو کم کرنے والی ہے۔ وہ قطعاً اسے منظور نہیں کرینگے۔ آخر آراء لینے پر اتنی کثرت آراء اس کے خلاف نکلیں۔ جو اس سے قبل کسی تجویز کے خلاف نہ ہوئی تھیں۔ اور حضرت امیر المومنین نے کثرت آراء کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے زمیندار اصحاب کے اخلاص اور ایثار کی روح کے متعلق بڑی مسرت کا اظہار فرمایا: اس کے بعد مقبرہ بہشتی کی وہ تجویز پیش ہوئی جسے کل ملتوی کیا گیا تھا۔ اس کے متعلق نہایت ہی تفصیلی گفتگو ہوئی۔ اور

یہود کی افسوسناک حالت

قرآن شریف میں کھول کھول کر یہود کے عیوب اور ان کی برائیاں جن کی وجہ سے وہ معتوب ہوئے۔ بیان کی گئی ہیں۔ ان کے بیان سے مقصود یہ تھا۔ کہ مسلمان ان کے واقعات وحالات سے عبرت حاصل کریں۔ ان کے رنگ میں رنگین نہ ہوں۔ اور ان کے افعالِ بد سے احتراز کریں۔ مگر افسوس۔ کہ مسلمانوں نے من حیث القوم ان کے نصیحت آموز حالات سے کچھ فائدہ نہ حاصل کیا۔ اور لتتبعن سنن من قبلکم کے پورے پورے مصداق بن گئے۔

کلامِ پاک میں ان کی ایک برائی ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔ ام تریدون ان تسئلوا رسولکم کما سئل موسیٰ من قبل و من یتبدل الکفر بالایمان فقد ضل سواء السبیل پ۱۔ کہ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر وہ اعتراض کرتے ہیں۔ جو کہ ان کے مسلمہ نبی حضرت موسےٰ علیہ السلام پر بھی پڑتے ہیں۔ اور یہ بات دعویٰ ایمان سے بعید ہے۔

مسلمانوں کا ایک عیب

افسوس کہ یہی عیب اس وقت معاندین سلسلۂ احمدیہ میں پایا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اندھا دھند دشمنی نے ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔ اور آپ پر اعتراض کرتے وقت وہ اتنا بھی نہیں سوچتے۔ کہ جو اعتراض وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کرتے ہیں۔ اس کی زد کہیں اُن کے کسی مسلّمہ نبی یا ولی پر تو نہیں پڑتی۔ ان سطور کے لکھنے سے صرف یہی بتانا مقصود ہے۔ کہ جو اعتراض بھی وہ از راہ تعصب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کرتے ہیں۔ اُن کی زد سے وہ اکابر بھی محفوظ نہیں۔ جن کی نبوت۔ یا ولایت میں انہیں بھی کلام نہیں۔

دعویٰ ابنیت والوہیت

ہمارے مخالف علماء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات پر یہ اعتراض رہا کرتا ہے کہ ان میں آپ نے الوہیت اور ابنیت وغیرہ کا دعویٰ کیا۔ حالانکہ اگر وہ ایمانداری کو کام میں لاتے تو حق یہ تھا۔ کہ ان الہاموں کے وہ معنی قبول کئے جاتے۔ جو خود ملہم نے کئے۔ مگر ان کی بے جا دشمنی اور کینہ اس امر سے مانع ہے۔ اور سراسر ہٹ دھرمی اور ضد سے تغیر القول بما لا یرضی قائلہ پر عمل

حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت

کے متعلق

بزرگان سلف کے اقوال

کیا جاتا ہے۔ چند ایک مسلمہ بزرگوں کے کلماتِ طیبات جن کے مقابل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کے ظاہری الفاظ کچھ بھی قابل اعتراض نہیں۔ تذکرۃ الاولیاء اردو مطبوعہ مطبع فیض بمبئی ۱۳۰۵ھ سے پیش کئے جاتے ہیں۔

۱ "سلطان العارفین خلیفہ الٰہی" حضرت بایزید بسطامی کی نسبت منقول ہے۔ کہ

"وہ باہر نکلے۔ اور آدمیوں کو پیچھے آتے دیکھا۔ کہا یہ کون لوگ ہیں۔ کہا گیا۔ یہ لوگ آپ کی صحبت کے خواستگار ہیں۔ کہا۔ خدایا میں چاہتا ہوں۔ کہ مخلوق میرے تیرے درمیان حائل نہ ہو۔ پس جب چاہا۔ کہ ان کے دل آپ کی محبت سے دور ہوں۔ اور آنے کی تکلیف نہ اٹھائیں صبح کی نماز پڑھ ان کی طرف دیکھ کر کہا۔ انی انا اللہ لا الٰہ الا انا فاعبدون۔ یعنی میں خدا ہوں۔ کوئی معبود سوائے میرے موجود نہیں۔ میری عبادت کرو۔ لوگوں نے جب یہ سنا کہا یہ شخص دیوانہ ہے۔ ان کو چھوڑ کر چلے گئے"۔ صفحہ ۱۳۲۔

۲۔ ایک دفعہ انہوں نے منبر پہ کھڑے ہوکر فرمایا "سبحانی ما اعظم شانی"۔ صفحہ ۱۳۲

۳۔ آپ سے پوچھا گیا۔ عرش کیا ہے۔ فرمایا میں ہوں۔ کہا۔ کرسی کیا ہے۔ فرمایا۔ میں ہوں۔ کہا لوح قلم کیا ہے۔ فرمایا میں ہوں۔ . . . . . کہا بعضے بندے مثل جبرائیل ومیکائیل واسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام کے ہیں۔ فرمایا وہ سب میں ہوں۔ وہ شخص خاموش ہوگیا۔ صفحہ ۱۶۳

۴۔ نقل ہے۔ ایک مرقع پوش ہوا سے ظاہر ہوا۔ اور شیخ (ابوالحسن خرقانیؒ) کے سامنے پیر زمین پر مارتا تھا۔ اور کہتا تھا۔ میں جنید وقت ہوں شبلی وقت ہوں۔ بایزید وقت ہوں۔ شیخ کھڑے ہوئے۔ اور پائے مبارک زمین پر مار مار کے فرماتے میں خدائے وقت ہوں۔ مصطفائے وقت ہوں"۔ صفحہ ۵۱۳۔

۵۔ ایک روز شیخ (ابوالحسن خرقانیؒ) یہ آیت کریمہ پڑھتے تھے۔ ان بطش ربک لشدید۔ یعنی یقیناً تمہارے پروردگار کی گرفت بہت سخت ہے۔ شیخ فرمانے لگے۔ میری گرفت اس کی گرفت سے سخت ہے"۔ صفحہ ۵۱۵

۶۔ حضرت بایزید رحؒ نے فرمایا۔ اگر خدا مجھ سے ستر برس کا حساب لے گا۔ تو میں اس سے ستر ہزار برس کا حساب لونگا۔ صفحہ ۱۵۱۔

۷۔ ابوالصوفیا شیخ جنید نے فرمایا کہ . . . . شبلی رحؒ درمیان خلق کے عین اللہ ہے صفحہ ۵۴۶

۸۔ حضرت معین الدین اجمیری رحؒ کا بھی ایک مشہور شعر ہے۔ کہ ؎

من نمے گویم انا الحق یار مے گوید بگو
چوں نمے گویم مرا دلدار مے گوید بگو

انت منی وانا منک

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے انت منی وانا منک اس پر تمسخر اور استہزا کیا جاتا ہے۔ معترضین کو چاہیئے۔ کہ وہ ان سے ملتے جلتے یہ چند کلمات ملاحظہ فرمائیں:-

۱۔ حضرت ابوالحسن خرقانی رحؒ نے فرمایا۔ ایک بار مجھ کو ندا ہوئی۔ کہ ایمان کیا ہے۔ میں نے عرض کیا۔ خداوندا وہ ایمان کہ تو نے مجھ کو دیا ہے پورا ہے۔ اور فرمایا ندا آئی۔ تم ہم ہیں۔ اور ہم تم ہو۔ صفحہ ۵۰۴

۲۔ حضرت بایزید رحؒ فرماتے ہیں"۔ میں نے حق تعالےٰ کو خواب میں دیکھا۔ فرمایا۔ اے بایزید تو کیا چاہتا ہے۔ میں نے عرض کیا۔ جو تو چاہتا ہے وہی چاہتا ہوں۔ فرمایا۔ میں تیرے لئے ہوں۔ جیسا کہ تو میرے لئے ہے"۔

کُن فیکون

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے۔ انما امرک اذا اردت شیئاً ان تقول لہٗ کن فیکون۔ اس پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ اس الہام میں حضرت مرزا صاحب اختیارِ کُن کے حاصل ہونے کے مدعی ہیں۔ جو محض ذات باری سے مختص ہے۔ مگر اولیائے کرام کے ملفوظات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ بعض دفعہ اللہ تعالےٰ اپنے بعض محبوبوں کو کُن کے اختیارات بھی تفویض کر دیتا ہے۔ مگر اس سے وہ خدا نہیں بن جاتے۔ چنانچہ اصل الفاظ یہ ہیں:-

۱۔ فرمایا "سلطان المشائخ واہلِ طریقت کے پیشوا" حضرت ابوالحسن خرقانی رحؒ نے۔ کہ "جس شخص کو خدا تعالےٰ برگزیدہ کرتا ہے۔ ایسی طہارت عنایت کرتا ہے۔ کہ جس میں آلودگی وتاریکی نہیں ہوتی۔ اور ایسی قدرت مرحمت فرماتا ہے کہ جو کچھ وہ کہتے ہیں۔ درمیان کاف اور نون کُن کے ہوتا ہے"۔ صفحہ ۵۲۰

۲۔ حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر صاحب جرجانی رحؒ نے بھی یہی فرمایا ہے:- دیکھو فتوح الغیب مقالہ نمبر ۱۶۔

نبی کریمؐ اور دیگر انبیاء کی توہین کا الزام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار ہیں:-

منم مسیح زمان ومنم کلیم خدا
منم محمدؐ و احمدؐ کہ مجتبےٰ باشد

میں کبھی آدم۔ کبھی موسےٰ۔ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں۔ نسلیں ہیں میری بے شمار

ان پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ ان میں دیگر انبیاء پر عموماً۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر خصوصاً اپنی فضیلت کا اظہار کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی ان دنوں "آسمان سے کئی تخت اترے" والا حوالہ بھی بڑے زور شور سے پیش کیا جاتا ہے قطع نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنی تصریحات کے اولیاء اللہ کا کلام ملاحظہ ہو:

۱ حضرت یوسف بن حسین کے حالات میں لکھا ہے۔ کہ ان پر ایک عرب امیر کی لڑکی فریفتہ ہوگئی۔ مگر وہ بچ گئے"۔ اس رات خواب میں دیکھا۔ کہ ایک تخت بچھا ہے۔ اس پر ایک بادشاہ جلوہ فرما ہیں۔ اور ارد گرد سبز پوش ہیں۔ جب ان کے قریب گئے۔ تو وہ سب تعظیم کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ پوچھا۔ تم کون ہو۔ کہا۔ فرشتے۔ اور یہ حضرت یوسف تمہاری زیارت کے لئے آئے ہیں۔ مجھ کو یہ سُن کر رونا آیا۔ کہ بھلا میں کون جس کو پیغمبر دیکھنے آئیں۔ اتنے میں مجھ کو حضرت یوسفؑ نے بغل میں لے لیا۔ اور اپنے ساتھ تخت پر بٹھا لیا۔ کہا۔ یا نبی اللہ۔ میں کون ہوں کہ آپ مجھ پر ایسی مہربانی کرتے ہیں۔ فرمایا جس وقت امیر کی لڑکی حسینہ جمیلہ تیرے پاس آئی۔ تو نے اپنے کو خدا کو سونپا۔ اور اس سے پناہ مانگی۔ خدا تعالےٰ نے تجھ کو مجھ پر اور تمام فرشتوں پر پیش کیا۔ اور فرمایا۔ دیکھو۔ اے یوسفؑ تم وہی یوسفؑ ہو۔ کہ تم نے زلیخا کا قصد کیا۔ اور یہ وہ یوسف ہے جس نے شاہِ عرب کی لڑکی کا قصد نہ کیا۔ اور وہاں سے بھاگ نکلا۔ صفحہ ۲۸۲۔

۲- حضرت بایزید رح سے پوچھا گیا خدا تعالیٰ کے بعض بندے مثل ابراہیمؑ اور موسیٰ ؑ اور محمدؐ کے ہیں فرمایا وہ سب میں ہوں- صد ۱۶۲

۳- آپ رح سے پوچھا گیا کہ قیامت کے دن مخلوق رسول اللہ کے جھنڈے کے نیچے ہوگی ! فرمایا- خدا کی قسم میرا جھنڈا رسول اللہ کے جھنڈے سے زیادہ ہے "لوائی اعظم من لوا محمدؐ" کہ تمام مخلوق اور تمام پیغمبر میرے جھنڈے کے تلے ہونگے- میرا مثل نہ آسمان میں ہے نہ زمین میں" صد ۱۶۶

۴- حضرت "محی الدین" شیخ عبدالقادر کا کلام (منظوم) تو ان سب سے زیادہ دلچسپ ہے- اور اغلباً اسی کے طفیل سات سو علماء نے آپ پر مہر کفر ثبت کی- طوالت کے خوف سے صرف ان کا ترجمہ ہی ہدیہ قرطاس ہے-

۱- ادریسؑ جب اٹھائے گئے- تو میں ہی ان کے ساتھ تھا- اور میں نے ہی ان کو جنت میں عمدہ سی جگہ دلوائی :-

۲- جب نوح ؑ کی کشتی انہیں لے کر طوفان میں چلی- تو میں ہی ان کے ساتھ اسے اپنی ہتھیلی پر اٹھائے ہوئے تھا-

۳- حضرت ابراہیمؑ کو جب آگ میں ڈالا گیا- تو اس وقت میں ان کے ہمراہ تھا اور میں نے تھوک کر وہ آگ بجھائی-

۴- حضرت یعقوب ؑ کے حزن میں میں ان کے ہمراہ تھا- اور میری ہی برکت سے انہیں یوسفؑ مل گئے-

۵- حضرت ابراہیم ؑ کے رویا کے وقت بھی میں ہی پاس کھڑا تھا- اور میں نے ہی اسماعیلؑ کے عوض مینڈھا لا کر دیا تھا-

۶- حضرت ایوبؑ کی مصیبت میں میں ان کے ساتھ تھا- اور میری ہی دعا کے صدقے ان کی مشکل حل ہوئی-

۷- حضرت موسیٰ ؑ کے پاس جو عصا تھا جو انہیں معجزہ کے طور پر ملا تھا- وہ میں نے ہی انہیں عنایت کیا تھا اور وہ میرا ہی سونٹا تھا-

۸- حضرت عیسیٰ ؑ کے مہد میں جب کہ وہ کلام کرتے تھے تو وہ میں ہی تھا-

۹- میں یہ باتیں ازراہ فخر اور تکبر بیان نہیں کرتا- مجھے حکم دیا گیا ہے کہ بلا خوف لومۃ لائم کہہ دو- اس لئے میں حقیقت کے اظہار کے لئے یہ بیان کر رہا ہوں-

(قصیدہ روحی)

مریم سے عیسیٰ بننا

مریم سے عیسیٰ بننا یا "حیض آنا" اولیاء اللہ کی ایک خاص اصطلاح ہے- جس کے معنی دنیا کی گنہ آلود زندگی سے نکل کر ایک پاکیزہ زندگی اختیار کرنا ہے- کہ جس میں گناہ کی ذرا بھر بھی کثافت باقی نہ ہو- جس طرح بچہ مختلف حالتوں سے گذرتا ہے اور ان منازل کے لحاظ سے جن میں سے وہ گذرتا ہے مختلف اسماء سے موسوم ہوتا ہے- یہی حالت عالم روحانی کی ہے- کہ کامل طور پر ظل اللہ بننے والے انسان کو مختلف مراحل طے کرنے پڑتے ہیں ان میں سے بعض مریمؑ اور بعض عیسیٰ سے تعبیر کئے جاتے ہیں- حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کشتی نوحؑ وغیرہ کتب میں اسی اصطلاح کے مطابق کلام کی ہے اور ساتھ ہی لکھا ہے کہ یہ "استعارہ" ہے- یعنی مریم سے عیسیٰ بننا اور حیض آنے سے مراد عوارضات نسوانی نہیں مگر "شر من تحت ادیم السماء" کے کامل مصداقوں نے اس عارفانہ نکتہ کو نہ سمجھا حالانکہ اولیاء اللہ نے ان تمام امور کو تسلیم کیا ہے- جن کی طرف حضرت مسیح موعود نے اشارہ کیا ہے- اور یہی الفاظ اپنے ذات کے متعلق استعمال کئے ہیں- شیخ معین الدین رح اجمیری فرماتے ہیں ؎

۱- دمبدم روح القدس اندر معینے می دمد

من نمی گویم مگر من عیسیٰ ثانی شدم

۲- مولانا جامی سکندر نامہ فارسی کے شروع میں فرماتے ہیں-

ضمیرم نہ زن است بلکہ زن است

کہ مریم صفت بکر آبستن است

تقاضائے آں شوئے چوں آید ش

کہ آتش بہ آہن برون آید ش

(مطلب یہ کہ میں عورت نہیں کہ جس میں تولید کا مادہ ہوتا ہے- بلکہ میں ققنس پرندہ ہوں جس کا جوڑا ہوتا ہی نہیں اور جب وہ جل جاتا ہے تو اس کی راکھ ہی سے دوسرا ققنس پیدا ہو جاتا ہے-

۳- ایک بار شیخ (ابوبکر شبلی) مخنث لوگوں میں جا کر بیٹھ گئے- پوچھا آپ یہاں کیوں ہیں- فرمایا- میری جگہ یہی ہے- یہ لوگ دنیا میں مخنث ہیں اسی طرح دین میں میں نہ مرد ہوں نہ عورت صد ۱۰۵

۴- نقل ہے کہ جب بایزید بسطامی مسجد کے دروازے پر پہنچے کھڑے ہو کر روتے لوگوں نے پوچھا کیوں روتے ہو- فرمایا اپنے آپ کو مثل مستحاضہ عورت کے پاتا ہوں کہ وہ ڈرتی ہے اگر مسجد میں جائے گی- تو اس کو آلودہ کر دے گی- صد ۱۳۴

۵ حضرت ابوبکر واسطی رح جو بڑے کامل اور شیخ الشیوخ تھے- اور حقائق و معارف میں کوئی ان سے پیش قدم نہ تھا" فرماتے ہیں- جیسے عورتوں کو حیض ہوتا ہے مریدوں کو بھی حیض ہوتا ہے اور بعض لوگ وہ ہیں- کہ اسی (حیض) میں رہتے ہیں اور ہرگز پاک نہیں ہوتے اور بعض لوگ وہ ہیں کہ ان کو حیض نہیں ہوتا- کل ایام میں طہر ہوتا ہے- صد ۶۳۴

۶- حضرت بایزید سے پوچھا گیا آپ مجاہدہ میں کس طرح تھے- فرمایا سولہ برس محراب میں رہا اور اپنے آپ کو مثل عورت حائضہ کے پاتا تھا- صد ۱۶

مکہ معظمہ کی عزت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک شعر ہے

زمین قادیاں اب محترم ہے

ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

مخالفین کہتے ہیں کہ آپ نے اس شعر میں مکہ معظمہ کی بے حرمتی کی- حالانکہ اس کا مطلب صرف یہ ہے- کہ جس طرح مکہ میں باوجود اس کے غیر ذی زرع ہونے کے صرف ان برکات اور فضلوں کے حصول کے لئے جو اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل نازل ہوئیں- دور دراز سے مسافت طے کر کے طالب صادق پہنچتے ہیں- اسی طرح آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام پر جو اس کے فضلوں اور رحمتوں کی بارش ہو رہی ہے- اس سے سیراب ہونے کے لئے مکہ میں جانے والوں کی طرح لوگ قادیان میں اکٹھے ہو رہے ہیں چنانچہ دوسرا شعر اس بات کی اور زیادہ توضیح کرتا ہے- ؎

ظہور عون و نصرت دمبدم ہے

حسد سے دشمنوں کی پشت خم ہے

علاوہ ازیں ہر سال احمدی حجاج ارض حرم کے برکات سے مستفیض ہونے کے لئے وہاں جاتے ہیں- اخباروں میں ان کی روانگی اور آمد کا اعلان ہوتا ہے- جو احمدیوں کی وطن رسولؐ سے محبت کا ایک عملی ثبوت ہے- حضرت حکیم الامتہ خلیفہ اول رضہ حاجی الحرمین تھے- جنہوں نے قریب سات سال وہاں قیام کر کے وہاں کے برکات سے استفاضہ حاصل کیا- سیدنا و فخرنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی حاجی ہیں- مگر ان لوگوں کی تو وہی حالت ہے لھم قلوب لا یفقھون بھا و لھم اعین لا یبصرون بھا- حضرات اولیاء کرام رح کے ملفوظات بھی اس بارہ میں ملاحظہ ہوں-

۱- حضرت بایزید رح فرماتے ہیں مدت تک میں نے خانہ کعبہ کا طواف کیا- جب حق تعالیٰ سے واصل ہو گیا تو خانہ کعبہ کو اپنے گرد طواف کرتے پایا- صد ۱۵۳

۲- ایک شخص نے بایزید سے پوچھا تو کہاں جاتا ہے کہا مکہ کو کہا تیرے پاس کیا ہے- کہا دو سو درہم کہا مجھ کو دے میں عیال و اطفال رکھتا ہوں- اور سات بار میرا طواف کرلے- انہوں نے اسی طرح کیا- صد ۱۳۸ :: خاکسار ابو المبارک- پسرور ::

ایک ضروری تصحیح

گذشتہ پرچہ الفضل میں جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کی لاہور سے روانگی کے متعلق "ٹریبیون" کے نوٹ کا جو ترجمہ درج کیا گیا ہے- اس میں لکھا ہے- جناب چودھری صاحب نے "سپیشل سیلون میں نماز پڑھائی"! نیز عنوان میں بھی "نماز کا روح پرور نظارہ" لکھا گیا ہے- لیکن یہ مترجم کی غلطی ہے- دراصل سپیشل سیلون کے دروازہ میں کھڑے ہو کر جناب چودھری صاحب نے دعا کی تھی- نماز نہیں پڑھائی تھی- احباب تصحیح کرلیں ::

الفضل کیلئے ایجنٹ

خواجہ عبد الرحیم صاحب خالد کو لاہور- امرتسر گوجرانوالہ- وزیر آباد- گجرات- فیروز پور جہلم لائل پور- قصور- اور شیخوپورہ کے اضلاع کے لئے الفضل کا ایجنٹ مقرر کیا گیا ہے- وہ اشتہارات فراہم کرنے- مستقل خریدار بنانے اور ایجنسیاں قائم کرنے کا کام کریں گے احباب ان کے ساتھ تعاون کر کے ممنون فرمائیں-

(مینیجر الفضل)

موجودہ پُرفتن ایّام کے متعلّق خواب

بعض احباب نے حال میں حالات موجودہ سے تعلق رکھنے والے اپنے جو خواب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھے ہیں۔ وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں: (ایڈیٹر)

(۵۲)

دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے پہلے گھر میں تشریف رکھتے ہیں۔ اور سلسلۂ حیات کے لحاظ سے آپ ویسے ہی زندہ معلوم ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حضور کی زندگی میں حسب معمول ہم حضور کی روزانہ زیارت اور ملاقات کرنے والے مشاہدہ کیا کرتے تھے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی محسوس ہوتا ہے۔ کہ حضور آپ کے خلیفہ ہیں۔ اور آپ کی نیابت میں کام کرتے ہیں۔ اور دونوں کا کام باوجود اصل اور نیابت کے اشتراک عمل کے لحاظ سے بالکل ایک ہی سلسلہ کے رنگ میں نظر آتا ہے۔ ہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کام ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا آپ نگران ہیں۔ اور افسر ہیں۔ اور حضور کا کام بحیثیت بہت بڑے عظیم الشان مجاہد فی العمل کے ہے۔ جو کام کو نہایت ہی سرعت اور تیزی کے ساتھ سرانجام دے رہا ہے۔ اور میں نے دیکھا کہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر میں حضور کے بالکل پاس کھڑا ہوں۔ اور حضور اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حسب معمول اپنے کام میں معروف نظر آتے ہیں۔ اسی اثناء میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ بیرونی ممالک کی ڈاکیں پہنچی ہیں۔ جن میں سلسلہ احمدیہ کی قبولیت اور فتح و نصرت کی عجیب در عجیب بشارتوں کی خبریں درج ہیں چنانچہ وہ ساری ڈاک حضور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کرکے بتانا شروع کیا۔ کہ یہ ڈاک سلسلہ کی بشارتوں کے متعلق یوروپ کے بلاد سے آئی ہے۔ یہ امریکہ سے پہنچی ہے یہ فلاں ملک سے اور یہ فلاں ملک سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان خبروں کو پڑھ پڑھ کر بے حد مسرور اور خوش ہو رہے ہیں۔ اور میں نے دیکھا کہ یہی سلسلہ بشارات کا لگاتار شروع ہے۔ میں بھی اس عجیب اور خوش کن منظر سے بہت ہی مسرت محسوس کر رہا ہوں۔ اسی حالت پُرمسرت اور پُرکیف میں تھا۔ کہ بیدار ہو گیا۔ پھر آنکھ لگی تو دیکھا اور معلوم ہوا۔ کہ رات گذر گئی ہے اور تنفس صبح کا وقت ہے:

(۵۳)

پہلے بھی کچھ عرصہ ہوا مجھے منظر رویا میں دکھائے گئے۔ جن کا تعلق سلسلہ سے معلوم ہوتا ہے۔ ایک دفعہ دیکھا کہ اللہ تعالےٰ ایک بہت بڑے قد و قامت کی ہیئت میں نظر آتے ہیں۔ دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ قد زمین سے لے کر آسمان تک پہنچا ہوا ہے۔ اور تمام احمدی افراد اللہ تعالےٰ کے وجود کے ساتھ اس طرح چمٹے ہوئے نظر آتے ہیں۔ جس طرح کسی درخت کے ساتھ چیونٹے چمٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ پھر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اپنا ایک پاؤں تمام تریوں پر رکھا ہوا ہے اور دوسرا پاؤں تمام خشکیوں پر اور کچھ کلام کرنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ تب تمام دنیا میں عالم سکوت اور حالت خاموشی طاری ہو گئی اور اللہ تعالےٰ اپنے جلال کے ساتھ یوں گویا ہوئے۔ کہ اب ہم دنیا میں نئے انقلاب پیدا کرنے کے لئے نئے حوادث ظہور میں لائیں گے۔ پھر اس کے بعد خدا تعالےٰ نے اپنا وہ پاؤں جو تریوں پر تھا۔ اسے حرکت دی۔ تو تریوں میں تلاطم اور تموج کی سی حالت پیدا ہو گئی۔ اور پھر وہ پاؤں جو خشکیوں پر تھا۔ اسے حرکت دی۔ تو خشکیوں میں خسف الارض کی صورت میں حوادث کا ظہور ہونے لگ گیا:

خاکسار غلام رسول راجیکی مبلغ سلسلہ احمدیہ

(۵۴)

ایک احمدی دوست میاں نور الدین صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے دیکھا۔ میں قادیان گیا ہوں۔ مسجد اقصیٰ میں حضور لیٹے ہوئے ہیں۔ اور ایک کمبل سیاہ رنگ کا حضور نے اوپر لیا ہوا ہے۔ حضور کے پاؤں جنوب کی طرف ہیں اور سر شمال کی طرف۔ اور میں حضور کو دبا رہا ہوں کچھ دیر کے بعد دیکھا۔ کہ خلقت کا ہجوم بہت شور ڈال رہا ہے۔ میں نے حضور کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ حضور بہت خلقت آئی ہے۔ حضور نے فرمایا دعا کریں گے۔ تو شور ٹل جائے گا۔ اتنے میں شمال کی طرف سے خلقت مسجد میں آ گئی۔ اور شور مچ گیا۔ حضور نے جب شور سنا تو مجھ کو حکم دیا۔ کہ تم تکبیر کہہ دو۔ میں نے تکبیر کہہ دی۔ تو حضور نے نماز میں کھڑے ہو کر دعا کی۔ وہ سب لوگ نماز میں شامل ہو گئے۔ جب حضور نماز سے فارغ ہو گئے۔ تو دیکھا کہ ایک بڑی کرسی پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا۔ کہ حضور یہ کیسا شور ہے۔ تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مینار کی طرف انگلی اٹھا کر کہا کہ اس کی طفیل سب شور ہٹ جائے گا۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی:

(۵۵)

۵ مارچ ۱۹۳۵ء کی رات انہوں نے خواب میں دیکھا کہ میں جلسہ پر گیا ہوں۔ اور جب میں ریتی چھلہ میں گیا۔ تو دیکھا کہ لوگ شہر سے سٹیشن کی طرف آ رہے ہیں میں نے پوچھا کہ یہ لوگ کہاں جا رہے ہیں۔ ایک آدمی نے کہا۔ کہ حضرت صاحب دارالفضل میں ہیں۔ وہاں جلسہ ہو گا۔ میں بھی ان کے ساتھ واپس لوٹا۔ جب مسجد کے پاس گیا۔ جو مسجد دارالفضل میں ہے۔ تو وہاں لوگ اس قدر جمع تھے۔ کہ جس طرف نظر پڑتی تھی۔ لوگ ہی لوگ نظر آتے تھے میں نے پوچھا حضرت صاحب کہاں ہیں ایک شخص نے لائن کی طرف اشارہ کیا۔ کہ وہاں ہیں۔ جب میں وہاں گیا۔ تو کوٹھی ایک جہاز کی شکل کی ہے۔ اور اس کے اندر کا حصہ گول انڈے کی شکل کا ہے۔ اور اس کے دروازوں اور باریوں کو تین تین تختے لگے ہوئے ہیں۔ جو اندر کی طرف ہے۔ اس کو لوہے کی سیخیں لگی ہوئی ہیں۔ اور آگے شیشے لگے ہوئے ہیں۔ اور ان کے آگے لکڑی ہے۔ لوہے اور لکڑی کے تختے کھولے ہوئے ہیں۔ اور شیشے کے بند ہیں۔ اس کے اندر حضور کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ پہرے والے بہت لوگ ہیں۔ جو خاکی وردی پہنے ہوئے ہیں۔ اور کوٹھی کے مشرق کی طرف ایک باغ ہے۔ اس میں ایک پانی کی نالی چلتی ہے۔ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب اس نالی پر وضو کر رہے ہیں۔ اور میں بھی وضو کرنے لگا ہوں۔ تو خان صاحب نے فرمایا تمہارا نام پہرہ والوں میں اخبار میں لکھا ہوا ہے۔ تم نے کیوں درخواست نہیں کی۔ میں نے خان صاحب سے عرض کیا کہ میں خود آ گیا ہوں۔ خان صاحب نے مجھ کو حکم دیا۔ کہ جاؤ جس باری میں حضرت صاحب ہیں۔ وہاں جا کر کھڑے ہو جاؤ۔ جب میں باری کے پاس گیا۔ تو حضور نے فرمایا چلو مسجد میں جلسہ ہو گا۔ جب میں مسجد میں گیا۔ تو مسجد شالامار باغ کی طرح ہے۔ مسجد کے دو تین درجہ بدرجہ تختے ہیں۔ جو بلند تختہ ہے اس پر حضور نے نماز پڑھائی۔ اور حکم دیا۔ کہ جاؤ اب ہماری فتح ہو گئی۔ پہرہ کی کوئی ضرورت نہیں:

خاکسار عبد الغنی جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ دھرمکوٹ بگہ

(۵۶)

خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مجمع میں یہ تقریر فرما رہے ہیں۔ کہ ان اللہ اشتریٰ من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ" گویا موجودہ مشکلات کے لئے جماعت کو نصیحت فرما رہے ہیں۔ کہ اپنا مال و جان اللہ کو دے دو:

خاکسار رحمۃ اللہ منگوری

(۵۷)

چند دن ہوئے میں نے بین النوم والیقظہ یہ الفاظ سنے کہ

"سلسلہ کے سب کام خدا تعالیٰ نے خود ہی کرنے ہیں۔ تم کو تو صرف ہاتھ ہی ہلانا ہو گا"

گویا جماعت احمدیہ کو مخاطب کیا گیا ہے:

خاکسار

عزیزہ رضیہ اہلیہ مرزا گل محمد صاحب قادیان

(۵۸)

دیکھا کہ کوئی شہر ہے۔ جس میں میں موجود ہوں۔ ایک دکان پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب کوئی خرید و فروخت کر رہے ہیں۔ کہ اچانک ایک مولوی رومی ٹوپی والا جو احراری معلوم ہوتا ہے۔ آگیا۔ اور شور کرتا ہے۔ کہ یہ احمدی یونہی جھوٹا دعویٰ تقدیس کرتے ہیں۔ یہ پہلے ہمارے ساتھ تھے۔ اب علیحدہ ہو گئے ہیں۔ ہم انگوٹھا ٹیک گے۔ اس کے ہاتھ میں ایک تھیلی روپوں کی ہے۔ جب وہ ہمارے ساتھ جھگڑ رہا ہے۔ تو وہ تھیلی اس کی زمین پر گر گئی۔ میں نے وہ اٹھا لی۔ اور اس کو کہتا ہوں۔ کہ یہ تم سے چھینی گئی ہے۔ اب اس کے مالک ہم ہیں۔ اس وقت احراری دو تین اور اس کے ساتھ جمع ہو گئے۔ اور وہ مجھ پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ لڑائی کریں۔ میں نے انہیں کہا۔ کہ ذرا پیچھے ہٹو۔ پھر دیکھنا۔ وہ پیچھے ہٹے۔ تو میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک رسہ آسمان سے اترا ہے۔ میں نے اس کو پکڑ کر ایک جھولا لیا۔ اور زمین اور آسمان کے درمیان چلا گیا۔ ان کی تھیلی میرے ہاتھ میں ہے۔ اب وہ احراری زمین پر بھاگے پھرتے ہیں۔ اور مجھے پکڑ نہیں سکتے۔ زمین سے مجھے لاٹھیاں پھینکتے ہیں۔ جو مجھ تک نہیں آتیں۔ اور میں زمین و آسمان کے درمیان اس رسے کے ساتھ جھولتا پھرتا ہوں۔ پھر کیا دیکھتا ہوں۔ کہ وہاں ایک اور آدمی آیا ہے۔ جو یا تو چودہری ظفر اللہ خان صاحب ہیں یا چودہری عبداللہ خان صاحب۔ اور کہتے ہیں۔ کہ یہ ہمیں دیدو۔ یہ تمہارا کام نہیں۔ تمہارا کام تو دنیا میں امن قائم کرنا ہے۔ یہ کہکر انہوں نے دو سبز رومال مجھے دیئے۔ میں نے وہ روپوں کی تھیلی چودہری صاحب کو دیدی۔ اور میری آنکھ کھل گئی۔

(خاکسار احمد علی۔ علی پور چک ۴۷ ڈاکخانہ نیتو کی ضلع لاہور)

(۵۹)

والدہ صاحبہ نے ۱۹۰۸ء میں بابو شاہ دین صاحب مرحوم کی وفات کے قریباً ایک ہفتہ بعد یہ خواب دیکھا۔ کہ لوگ کہتے ہیں۔ بابو شاہ دین صاحب آگئے ہیں۔ جب میں نے انگنائی میں سے نیچے دیکھا۔ تو مجھے نظر آیا۔ کہ ایک بڑا سا پلنگ بچھا ہوا ہے۔ اس پر ایک سفید چادر اور تکیے لگے ہوئے ہیں۔ اس پر بابو شاہ دین صاحب لات پر لات رکھے لیٹے ہوتے ہیں۔ اور ان کے پاؤں کوئیں کی طرف ہیں۔ وہاں ایک چھوٹا سا باغیچہ ہے۔ اور اس میں انگوروں کے درخت لگے ہوئے ہیں۔ اور ان میں انگوروں کے خوشے لٹک رہے ہیں۔ گویا انگوروں کی بیلوں کی بجائے بڑے بڑے قدآور درخت ہیں۔ اس کے بعد میں نے اس باورچی خانہ کی کھڑکی میں سے جس کی کھڑکیاں میاں بشیر احمد صاحب کے گھر میں کھلتی تھیں، نیچے دیکھا۔ تو مجھے نظر آیا۔ کہ میاں بشیر احمد صاحب کی اس ڈیوڑھی میں جو مردانے کی طرف جاتی ہے۔ حضور کھڑے ہیں۔ اور سفید جست کا ایک خول پہنے ہوئے ہیں۔ وہ خول سر سے کمر تک ہے۔ اور آپ کے ہاتھ اس سے باہر ہیں۔

آپ پتنگ اڑا رہے ہیں۔ اور گو کمرے کے اندر ہیں۔ مگر پتنگ بہت اونچی گئی ہوئی ہے جب میں نے آسمان کی طرف دیکھا۔ تو آسمان پتنگوں سے بھرا ہوا تھا۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ تمام پتنگیں آپ کے مقابلہ پر ہیں۔ مگر آپ کی پتنگ سب کو کاٹتی جاتی ہے۔ میں نے دیکھکر کہا۔ کہ میاں محمود پتنگ اڑا رہے ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ یہ نظارہ دیکھتی رہوں۔ مگر ایک سفید پوش اور کالی ڈاڑھی والا شخص بھاگا بھاگا آیا۔ اور کھڑکی کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ میں پردے کیلئے وہاں سے بھاگ کر آجاتی ہوں۔ اور نیچے صحن میں اُترکر باغیچے میں انگور توڑنا چاہتی ہوں۔ اور میرے دل میں خیال آتا ہے۔ کہ میں اپنے بچوں کو کھلاؤنگی مگر وہ شخص مجھ سے پہلے ہی باغیچہ میں پہونچ جاتا ہے۔ اور میں پھر وہاں سے بھاگ کر آپ کو دیکھنے کے لئے آجاتی ہوں۔ مگر وہ شخص نہ مجھے انگور توڑنے دیتا ہے۔ اور نہ آپ کو دیکھنے دیتا ہے۔ میں بھاگ بھاگ کر پسینے میں شرابور ہو گئی مگر آخری دفعہ اتنی تیزی سے بھاگی۔ کہ انگور توڑ کر میں نے اپنی جھولی بھر لی۔ اور پھر بھاگ کر اوپر چڑھ آئی۔ اوپر میں نے دیکھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک چارپائی پر بیٹھے ہوئے ہیں اور میری کامیابی کو دیکھکر مسکرا رہے ہیں۔ والدہ صاحبہ کہتی ہیں کہ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انکے عہد خلافت میں یہ خواب سنایا۔ تو حضور نے فرمایا کہ "میاں محمود ابھی خول میں ہیں جب خول سے نکلینگے۔ تو تمام عالم انکا مقابلہ کرے گا مگر سب ہار جائینگے اور میاں محمود فتح پائینگے۔ انگوروں کے متعلق فرمایا۔ کہ تمہارے بچوں کو برکات حاصل ہونگے"۔ خاکسار عزیزہ رضیہ۔ اہلیہ مرزا گل محمد صاحب قادیان۔

مشرقِ قریب میں عورتوں کی سرگرمیاں

گلاسکو ہیرلڈ ۳ اپریل ۱۹۳۵ء میں ایک دلچسپ مضمون مسز ڈی۔ ایم۔ نارتھ کرافٹ کے قلم سے شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ لکھتی ہیں۔ کہ عورتوں کی انٹرنیشنل الائنس کی بارھویں کانگریس ۱۸ تا ۲۵ اپریل ۱۹۳۵ء استنبول میں اس غرض سے منعقد ہو رہی ہے۔ کہ عورتوں کے لئے حق رائے دہی اور مساوی حقوق شہریت حاصل کئے جائیں۔ اس میں قریباً چالیس ممالک کی عورتیں جمع ہونگی۔ مسز کاربٹ ایشبی اس کی صدر ہیں۔ حکومت ترکی نے یلدیز پیلس کی ایک عمارت اجلاس کے لئے استعمال کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ یہ عمارت جو ایک وقت سلطان عبدالحمید کے حرم کی رہائشگاہ تھی۔ نسوانی تحریک کے نشو و نما کو بخوبی ظاہر کرتی ہے۔ اور اُسے دیکھکر ترکی کی نیشنل اسمبلی کو اس کی اولوالعزمی پر مبارکباد دینی پڑتی ہے جس نے اپنے کانسٹی ٹیوشن میں ایسی تبدیلی کر دی ہے۔ جس کی رُو سے عورتوں کو اسمبلی کے لئے حق رائے دہی دے دیا گیا ہے۔

عورتوں کی انٹرنیشنل الائنس کی بنیاد ۱۹۰۴ء میں سوسن۔ بی۔ انیتھنی نے بمقام برلن اس زمانہ میں رکھی تھی۔ جب عورتوں کو سوائے نیوزی لینڈ۔ آسٹریلیا اور بعض امریکن ریاستوں کے کہیں بھی حق رائے دہی حاصل نہ تھا۔ اور نہ ہی کسی قسم کی پولیٹکل آرگنائزیشن کی اجازت تھی۔

بارھویں کانفرنس عورتوں کو یہ بتا دیگی۔ کہ اگر وہ دنیا بھر میں شہریت کے مساوی حقوق حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ تو ان کے سامنے کس قدر عظیم الشان کام ہے۔ مغربی عورتیں خواہ کس قدر جھگڑے طے کر چکی ہوں۔ یا ابھی طے کرنے باقی ہوں اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ مشرقی عورت کے سامنے بہت مشکلات ہیں۔ مشرقی مسائل کے مغربی حل بے فائدہ ہیں۔ لیکن تمام دنیا کی عورتوں میں جو یکجانیت ہے۔ وہ انہیں اس قابل بنا دیگی۔ کہ اپنے مشترکہ اور مخصوص مسائل کو حل کر لیں۔

ان عورتوں کو بھی جنہیں حق رائے دہی حاصل ہے۔ ایک نئی مشکل کا سامنا آپڑا ہے۔ دنیا میں اقتصادی بدحالی اور کساد بازاری کی وجہ سے کام کا حاصل ہونا مشکل ہو گیا ہے۔ اور اس سے عورتوں کو کام ملنے میں دقتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ فیسی ازم کی طرف سے عورتوں کی پولیٹکل اور اقتصادی آزادی کے لئے جو خطرہ پیدا ہو رہا ہے۔ اس کے خلاف پروٹسٹ کی وجہ سے بھی یہ کانفرنس بہت زیادہ اہمیت حاصل کر سکتی ہے۔ پھر اس سے اس رنگ میں بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ کہ اس سے تمام دُنیا کی عورتیں دُنیا میں قیام امن کی غرض سے تحدید اسلحہ جات کے لئے ایک منظم جہاد کا آغاز کر چکی ہیں۔ اس صورت میں یہ کانفرنس دنیا میں قیام امن کے لئے ایک زبردست پبلک مظاہرہ قرار دی جا سکے گی۔

اگرچہ ترکی کی عورتوں کو اس سال کے شروع میں حق رائے دہی حاصل ہوا ہے۔ مگر ۱۷ عورتیں پہلے ہی نیشنل اسمبلی میں جو چار صد ممبروں پر مشتمل ہے۔ بطور ممبر منتخب ہو چکی ہیں۔ اور ان میں سے ایک ممبر اسمبلی انٹرنیشنل الائنس کی ممبر بھی ہے۔ اور باقیوں کے متعلق بھی یقینی ہے۔ کہ وہ کانگریس میں ضرور شریک ہونگی۔ یہ ممبر عورتیں سوسائٹی کے سب طبقوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ ایک ڈاکٹر ہے ایک آکسفورڈ کی گریجوایٹ ہے۔ ایک کسی گاؤں کی نمبردار ہے۔ کئی ایک سکولوں کی استانیاں اور دو زمیندار عورتیں ہیں۔ ممبر منتخب ہونے اور رائے دہی کے حقوق حاصل کرنے سے قبل ہی ترکی کی عورتیں بہت حد تک آزادی حاصل کر چکی تھیں۔ کمال پاشا شکریہ کے مستحق ہیں۔ کہ ان کی بدولت آج انگورہ میں بہت سی عورتیں مجسٹریٹ۔ وکیل۔ ڈاکٹر۔ یونیورسٹی پروفیسر۔ کیمسٹ اور میونسپل کونسلر ہیں۔ اور اپنے مرد رفقاء کار کے دوش بدوش قابلیت سے کام کر رہی ہیں۔ مختلف سرکاری محکموں میں آٹھ صد کے قریب ٹائپسٹ عورتیں ہیں۔ اور بنکوں۔ فرموں اور پبلک اداروں میں کام کرنے والی عورتوں کی تعداد پندرہ صد سے بھی بہت زیادہ ہے۔

صرف دو اہم شہروں کے کارخانوں میں بیس ہزار عورتیں اور لڑکیاں کام کرتی ہیں۔ اور ہزاروں ہی سمرنا عدنا سمساؤں وغیرہ شہروں میں خشک میوہ جات کی صنعت کے کارخانوں میں ملازم ہیں پرانے طریق کے مطابق کوئی مسلمان عورت پبلک سٹیج پر نہ آسکتی تھی۔ مگر آج ٹرکش نیشنل تھیٹر کی تمام ایکٹریسیں ٹرکش لڑکیاں ہیں۔

روزانہ الفضل کے وی پی

جن خریداروں الفضل کی طرف سے مبلغ ۲/ زائد قیمت الفضل روزانہ ادا وصول نہیں ہوگی۔ انکے نام مئی کے پہلے ہفتہ میں وی پی کئے جائینگے۔ جنہیں وصول کرنیکے لئے انہیں تیار رہنا چاہیئے

منیجر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

علی گڑھ - ۱۹ر اپریل - ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر منتخب ہوگئے ہیں۔ آپ کو ۱۰۷ - اور آپ کے مدمقابل نواب محمد اسماعیل خان صاحب کو صرف ۴۷ ووٹ حاصل ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب کے تقرر کی منظوری گورنر جنرل نے دیدی ہے۔

بمبئی ۱۹ر اپریل - بوہرہ کمیونٹی کے داعی مطلق ملا طاہر سیف الدین صاحب نے حضرت علی اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کے مقبروں کی مرمت کے لئے پانچ لاکھ روپیہ دیا ہے۔

آگرہ ۱۹ر اپریل - فیروز آباد میں اس وقت تک اسی گرفتاریاں ہوچکی ہیں۔ دفعہ ۱۴۴ اور کرفیو آرڈر بھی جاری ہے۔ سرکردہ شہریوں کو سپیشل کانسٹبل بنادیا گیا ہے۔ ڈاکٹر جیورام جس کے مکان کو آگ لگی تھی۔ اس کی بیوی اور بھتیجے نے اپنے نزعی بیانات میں پولیس افسروں پر شدید الزامات لگائے ہیں

کراچی ۱۹ر اپریل - ایک درجن اخباروں کو عبدالقیوم اور نتھو رام کے متعلق ایک ماہ تک کسی قسم کی خبر شائع کرنے کا جو آرڈر دے رکھا تھا۔ اس میں مزید ایک ماہ کے لئے توسیع کردی گئی ہے۔

لکھنؤ ۱۸ر اپریل - فرنگی محل کے مولوی قطب الدین عبدالوالی نے اعلان کیا ہے۔ کہ چونکہ حکومت نے حادثہ کراچی کی تحقیقات سے انکار کردیا ہے۔ اس لئے بطور پروٹسٹ مسلمان سلور جوبلی کی تقاریب میں حصہ نہ لیں۔

واردھا گنج ۱۹ر اپریل - ایک ماہ کے بعد گاندھی جی نے "مون برت" توڑ دیا۔ اور کہا کہ حق جو اصحاب کے لئے ایسا برت بہت مفید ہوسکتا ہے۔ اس سے دل کی سیاہی دور ہو جاتی ہے۔ اور غصہ و جذبات پر قابو پانے میں مدد ملتی ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ ہفتہ وار مون برت کے علاوہ میں ایسے برت بھی رکھا کروں گا۔

اسلام آباد (کشمیر) ۱۸ر اپریل - ایک موضع میں ایک خاندان کے گیارہ افراد کو کسی نے رات کے وقت قتل کرکے مکان کو آگ لگادی جو جل کر راکھ ہوگیا ہے:

امرت سر ۱۹ر اپریل - شرومنی اکالی دل کی مجلس عاملہ کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں طے پایا۔ کہ چونکہ ۷ر مئی کو گوردوارہ سیس گنج دہلی پر گولی چلائی گئی تھی۔ نیز کمیونل ایوارڈ میں سکھوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا گیا۔ اس لئے کوئی سکھ سلور جوبلی میں کوئی حصہ نہ لے۔

لاہور ۱۸ر اپریل - حافظ عبدالرحیم حیدر امام مسجد تاج پورہ لاہور چھاؤنی پر مشہور دلآزار ٹریکٹ "کیا مرزا قادیانی عورت تھی یا مرد" کی اشاعت کی وجہ سے جو مقدمہ میاں حکیم الدین صاحب مجسٹریٹ کی عدالت میں چل رہا ہے۔ اس کی آج پیشی تھی۔ لیکن گواہان استغاثہ چونکہ غیر حاضر تھے۔ اس لئے مقدمہ ملتوی ہوگیا۔

ننکانہ صاحب ۱۹ر اپریل - ایک سڑک پر تارکول کا ڈرم کھولا جارہا تھا۔ کہ زیادہ گرم ہوجانے کی وجہ سے پھٹ گیا۔ ہولناک دھماکا ہوا۔ اور شعلے نکلنے لگے۔ دو قلی ہلاک اور کئی مجروح ہوگئے۔

انگورہ ۱۹ر اپریل - دریافت کیا گیا ہے کہ شمالی ترکی کے علاقہ میں کثیر مقدار میں سونا موجود ہے۔ جس کی کھدائی کا کام حکومت شروع کرا رہی ہے۔

برلن ۲۰ر اپریل - لیگ آف نیشنز نے جرمن کے متعلق جو ریزولیوشن پاس کردیا ہے۔ اس سے پیدا شدہ صورت حالات پر غور کرنے کے لئے میونچ میں نازی لیڈروں کی ایک اہم کانفرنس ہورہی ہے۔

تحفظ مقروضین پنجاب کا بل جسے حال میں گورنر جنرل کی منظوری حاصل ہوگئی ہے۔ ۱۹ر اپریل بروز جمعہ سے نافذ العمل ہوگیا ہے:

واشنگٹن ۲۰ر اپریل - جرمنی کے ذمہ امریکہ کے بعض ساہوکاروں کا جو قرضہ ہے۔ اس کے سود کی قسط جو قریباً ۲۰۰۰۰۰ ڈالر ہے۔ ۱۵ر اپریل کو واجب الادا تھی۔ لیکن چونکہ وہ ادا نہیں ہوئی۔ اس لئے امریکن قونصل متعینہ برلن نے حکومت جرمنی کو ایک زبردست احتجاجی نوٹ ارسال کیا ہے:

بمبئی - ۲۰ر اپریل - سر عبدالرحیم پریذیڈنٹ اسمبلی آج یورپ کو جانے کے لئے جہاز پر سوار ہوگئے۔ آپ مارسیلز ہوتے ہوئے جنیوا جائیں گے۔ اور وہاں سے دیگر ممالک کی سیر کرتے ہوئے جولائی میں لندن پہونچیں گے۔ اور ایمپائر پارلیمنٹری ایسوسی ایشن کانفرنس میں ہندوستانی وفد کی قیادت کرینگے:

لاہور - ۲۰ر اپریل - انجمن حمایت اسلام کے جلسہ میں آج ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب تشریف لائے۔ اراکین انجمن کی طرف سے آپ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس میں کہا گیا۔ کہ پنجاب کے مسلمان ملک معظم کی وفادار رعایا ہیں۔ ہز ایکسی لنسی نے جواب میں کہا۔ کہ اگر مسلمانانِ پنجاب اس وقت باہمی اختلافات کو مٹا کر ایک نہ ہوئے۔ اور باہم فرقہ بندیوں اور ذاتی عناد کا شکار رہے۔ تو صوبجاتی حکومت میں وہ جو قابل قدر اور اہم خدمات بجا لاسکتے ہیں۔ ان سے محروم رہ جائینگے:

لاہور ۲۰ر اپریل - آج انجمن حمایت اسلام کے جلسہ میں مولوی غلام مرشد صاحب ختم نبوت پر تقریر کر رہے تھے۔ تو حاضرین میں سے کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اظہار رائے کرنے کے لئے کہا۔ لیکن اراکینِ انجمن نے اس موضوع پر تقریر کرنے سے روک دیا۔ مولوی صاحب موصوف نے پھر تقریر شروع کی۔ تو پھر حاضرین میں سے کسی نے وہی سوال کیا۔ اس پر مولوی غلام محی الدین صاحب قصوری سیکرٹری انجمن نے کہا کہ یہ جلسہ انجمن حمایت اسلام کا ہے۔ یہاں ایسی بحثوں کی اجازت نہیں۔ ایسے سوالات پوچھنے والے الگ جلسہ کرکے مولوی صاحب سے جواب لیں۔ بعض لوگوں نے اس پر شور کرنا چاہا مگر ناکام رہے:

لندن ۲۰ر اپریل - بیکاروں کی امداد کے لئے جو بورڈ بنے ہوئے ہیں۔ وہ سلور جوبلی کی یادگار منانے کیلئے ہر بیکار کو اس کے ہفتہ وار مقررہ الاؤنس سے زائد دو شلنگ چھ پنس ادا کرینگے۔ اور ہر بچے کیلئے کہ جس کی عمر چودہ سال سے کم ہے۔ ایک شلنگ زائد دیا جائے گا۔

واشنگٹن - ۱۹ر اپریل - پارلیمنٹ نے سوشل سیکیورٹی بل منظور کردیا۔ جس کے ذریعہ بے روزگاروں کے لئے الاؤنس اور بوڑھوں کے لئے پنشن کا انتظام کیا گیا ہے پہلے سال کے خرچ کا اندازہ بیس ملین سٹرلنگ اور دوسرے سال کے لئے چالیس ملین سٹرلنگ ہے۔

اندور ۲۰ر اپریل - آل انڈیا ہندی ساہتیہ سمیلن کے صدر استقبالیہ کمیٹی نے اپنے ایڈریس میں کہا۔ کہ وسط ہند میں ایک ہندی یونیورسٹی قائم کرنی چاہیئے۔ گاندھی جی نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ اٹھارہ سال کی مسلسل جدوجہد کے نتیجہ میں اب جنوبی ہند میں ہندی پڑھانے کے ۳۴۲ مرکز قائم ہوئے ہیں۔ اور چھ لاکھ سے زیادہ لوگ ہندی کے ماہر ہوگئے ہیں۔ اس کو فروغ دینے کے لئے ضروری ہے کہ اہم مرکزی مقامات پر ٹیچروں کی تربیت کے لئے ٹریننگ کالج بنائے جائیں۔ آپ نے کہا۔ کہ ہندی ہی ہندوستان کی قومی زبان ہو سکتی ہے۔ اور باہمی تعلقات کو خوشگوار بنانے کے لئے ہندی جاننا اشد ضروری ہے۔

لاہور ۲۰ر اپریل - سر غلام حسین ہدایت اللہ کی صدارت میں پہلی لوکل سیلف گورنمنٹ کانفرنس کا افتتاح سر گوکل چند نارنگ نے کیا۔ آپ نے صدر کا شکریہ ادا کرنے کے بعد کہا۔ کہ اس کانفرنس کی غرض یہ ہے۔ کہ لوکل سیلف گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ قائم کی جائے لوکل سیلف گورنمنٹ کو کامیاب بنانے میں بہت سی مشکلات ہیں۔ لیکن اگر ہم اس کو بھی کامیابی سے نہ چلا سکیں۔ تو کامل آزادی کا مطالبہ کرنا بے معنے ہے۔ کانفرنس میں پنجاب کے سب اضلاع کے علاوہ صوبہ سرحد اور دہلی کے نمائندے بھی تھے۔ ڈیلیگیٹوں کی مجموعی تعداد ڈیڑھ صد کے قریب تھی۔

طہران ۱۸ر اپریل - بصرہ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ۱۷ر کی شام کو وہاں زبردست طوفان آیا۔ جس سے قریباً ایک سو اشخاص بغداد میں اور ۱۸ رامبہ میں ہلاک ہوگئے۔ بہت سے مولیشی بھی مرگئے۔ مکانات کی چھتیں اڑ گئیں۔ درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔ آمدورفت کئی گھنٹوں کے لئے بالکل بند رہی۔ برقی رو بیس گھنٹے تک بحال نہ کی جاسکی۔ دجلہ کے پلوں کو...

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی